| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رضا خانی پیر یار محمد گڑھی والے کی خرافات اور بریلویوں کا ایمان

قارئین کرام ''خواجہ محمد یار فریدی'' کا شمار بریلویوں کے مستندترین بزرگوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ خود ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ ''**ایک محفل میں آپ کو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بریلوی کی موجودگی میں منبر پر بٹھایا گیا۔۔۔۔۔خواجہ یار محمد نے اپنا مخصوص خطبہ شروع کیا تو فاضل بریلوی نے اٹھ کر آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا اور فرمایا ''سر آمد واعظین پنجاب''** ۔﴿دیوان محمدی ص 21﴾.

یہ بریلوی صوفی بزرگ بابا فرید کوٹ مٹھن والے کے مرید خاص ہیں۔بریلویوں نے اس کے مرنے کے بعد باقاعدہ اس کا مزار بنایا اور آج کل تیسری بار دفن کے بعد ان کا موجودہ مزار ''گڑھی یار خان تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان'' میں ہے۔آج کل ان کے گدی نشین ''قطب الدین فریدی'' ہیں۔ان کی شاعری کا ایک مجموعہ ''دیوان محمدی'' کے نام سے بڑا معروف ہے۔اگر چہ یہ دیوان اب عام مارکیٹ میں دستیاب نہیں۔اور صرف ''مخصوص لوگوں'' کو ہی مزار کی لائبریری کی طرف سے دیا جاتا ہے۔اس دیوان پر بریلویوں کے غزالی زماں احمد سعید کاظمی کی تقریظ کے علاوہ جامعہ فریدیہ کے بانی ''مولوی منظور احمد'' کی تقریظ بھی موجود ہے۔یہ دیوان شروع سے لیکر آخر تک خرافات ،کفریہ وشرکیہ اشعار سے بھرا پڑا ہے اور ایک عام مسلمان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ خود کو مسلمان کہنے والا اس قسم کے توحید سوز عقائد بھی رکھ سکتا ہے۔۔میں آپ کے سامنے اس دیوان کے چند اشعار نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت رکھ رہا ہوں ان کو غور سے پڑھیں اور بریلوی ملاؤں اور بزرگوں کے ایمان کا ماتم کیجئے۔

بابا فرید کا تخت اللہ تعالی کا تخت ہے (نعوذ باللہ)

تخت فرید تخت ہے رب فرید کا
نقش کھینچا ہوا ہے یہ عرش مجید کا
﴿دیوان محمدی ص ۱۷۳﴾

بابا فرید کا ذکر خدا کا ذکر ہے

ذکر فرید ذکر خدا ہے خدا گواہ ہے
فاذکروا میں تذکرہ ذکر جدید کا
بس یا فرید کہتے ہی جنت ملی ہمیں
اللہ ڈھونڈتا ہے بہانہ فرید کا
﴿دیوان محمدی ص ۱۷۳﴾

ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجمیر کے در کے

﴿دیوان محمدی ص ۲۱۱﴾

حضور ﷺ قیامت کے دن خدا بن کر نکلیں گے (العیاذ باللہ)

محمد مصطفیٰ محشر میں طہٰ بن کے نکلیں گے

اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے

حقیقت جن کی مشکل تھی تماشہ بن کر نکلیں گے

جسے کہتے تھے بندہ قل هو الله بن کے نکلیں گے

بجاتے تھے جو انی عبده کی بنسری ہر دم

خدا کے عرش پر انی انا الله بن کے نکلیں گے

﴿دیوان محمدی ص ۲۱۵﴾

غور فرمائیں کہ حضور ﷺ قیامت کے دن قل ھو اللہ بن کے نکلیں گے اور دنیا میں جو ہر وقت آپ ﷺ خود کو خدا کے بندہ کہا کرتے تھے قیامت کے دن خود اللہ کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے العیاذ باللہ۔۔ میں صرف بریلویوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب قیامت کے دن اللہ کے عرش پر خود حضور ﷺ اللہ بن کے نکل آئیں گے تو اللہ رب العزت کی ذات کہاں جائے گی۔۔۔؟؟؟؟

تف ہے تم پر بے شرموں۔۔ دین کے لٹیروں۔۔۔ عقیدہ توحید کے قاتلوں۔۔۔ عبد اللہ بن سبا کی روحانی اولادوں۔۔ تم سے تو مشرکین مکہ بھی ہزار درجہ بہتر تھے۔۔ وہ بھی اس قسم کے عقائد نہیں رکھتے تھے۔۔

ہر مشکل حضرت علی حل کرتے ہیں

اے فخر ہر نبی وولی یا علی مدد

علام ہر خفی وجلی یا علی مدد

ہر مشکلے کہ حل نہ شود از تو حل شود

حلال مشکلات کلی یا علی مدد

﴿دیوان محمدی ص ۷۱﴾

یعنی آپ ہر نبی اور ولی کیلئے فخر کا باعث ہیں اس کے علاوہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہر بات کے جاننے والے ہیں (جو صرف اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے عالم الغیب والشھادۃ) اور ہر وہ مشکل جو کسی سے حل نہیں ہوتی (یعنی خدا سے بھی نہیں) وہ آپ حل کر دیتے ہیں۔۔ بلکہ آپ تو ہر قسم کے تمام کلی مشکلات کو حل کرنے والے ہیں۔

قیامت کے دن امان بابا فرید دیں گے

جن وانس ملک در روز حشر دست در دامان مولانا فرید

﴿دیوان محمدی ص ۱۰۰﴾

یعنی قیامت کے دن کی سختی سے امان پانے کیلئے اللہ کے حضور انبیاء کے حضور خود حضور ﷺ سے امان مانگنے کے بجائے جن وانس اور فرشتے غرض ہر

قسم کی مخلوق (جس میں انبیاء خصوصا فخر کائینات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی شامل ہیں) آپ سے امان کے طلب گار ہوں گے۔

حضور ﷺ کی توہین

بیا در کوٹ مٹھن تا رخ خیر الورای　　　　که در شکل فرید آمد شہنشاہ حجاز ایں جا

﴿دیوان محمدی ص ۱۰۳﴾

یعنی پیر فرید کوٹ مٹھن والے کی شکل میں خود شہنشاہ حجاز یعنی حضور ﷺ یہاں تشریف لایا کرتے تھے العیاذ باللہ۔

حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوبؑ کی توہین

یوسفم در چاہ کنعان من بدم　　　　نیز یعقوبم که گریاں من بودم

﴿دیوان محمدی ص ۱۵۸﴾

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام جن کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں پھینک دیا تھا وہ میں ہی ہوں صرف یہ نہیں بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو بیٹے کی جدائی میں ہر وقت روتے تھے وہ بھی میں ہوں۔

قارئین کرام اس کے علاوہ بھی اس دیوان میں بہت سی خرافات ہیں مختصراً ہم نے چند کا ذکر کر دیا موقعہ ملا تو مزید حوالے بھی پیش کروں گا۔ یہ حوالے اس قدر واضح ہیں کہ اس پر کسی قسم کے تبصرے کی ضرورت نہیں ہر آدمی خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ کیا یہ عقائد اسلامی عقائد ہیں کیا یہی وہ تعلیمات ہے جسے اسلام کی تعلیمات کہا جاتا ہے۔۔؟؟ اللہ کے واسطے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی عینک اتار کر ان کو پڑھیں اور پھر کوئی فیصلہ کریں۔۔ باقی ضد ہٹ دھرمی اور میں نہ مانوں کا علاج نہ میرے پاس ہے اور نہ کسی اور کے پاس۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت احناف دیوبند

﴿نوٹ﴾: یہ دیوان گھر بیٹھے منگوانے کیلئے فقیر سے PM پر رابطہ کریں۔

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

نیست جز مصطفیٰ مرا درکار
ہست در دو جہاں محمد یار
دیوانِ محمدی
حضرت خواجہ محمد یار فریدی

21
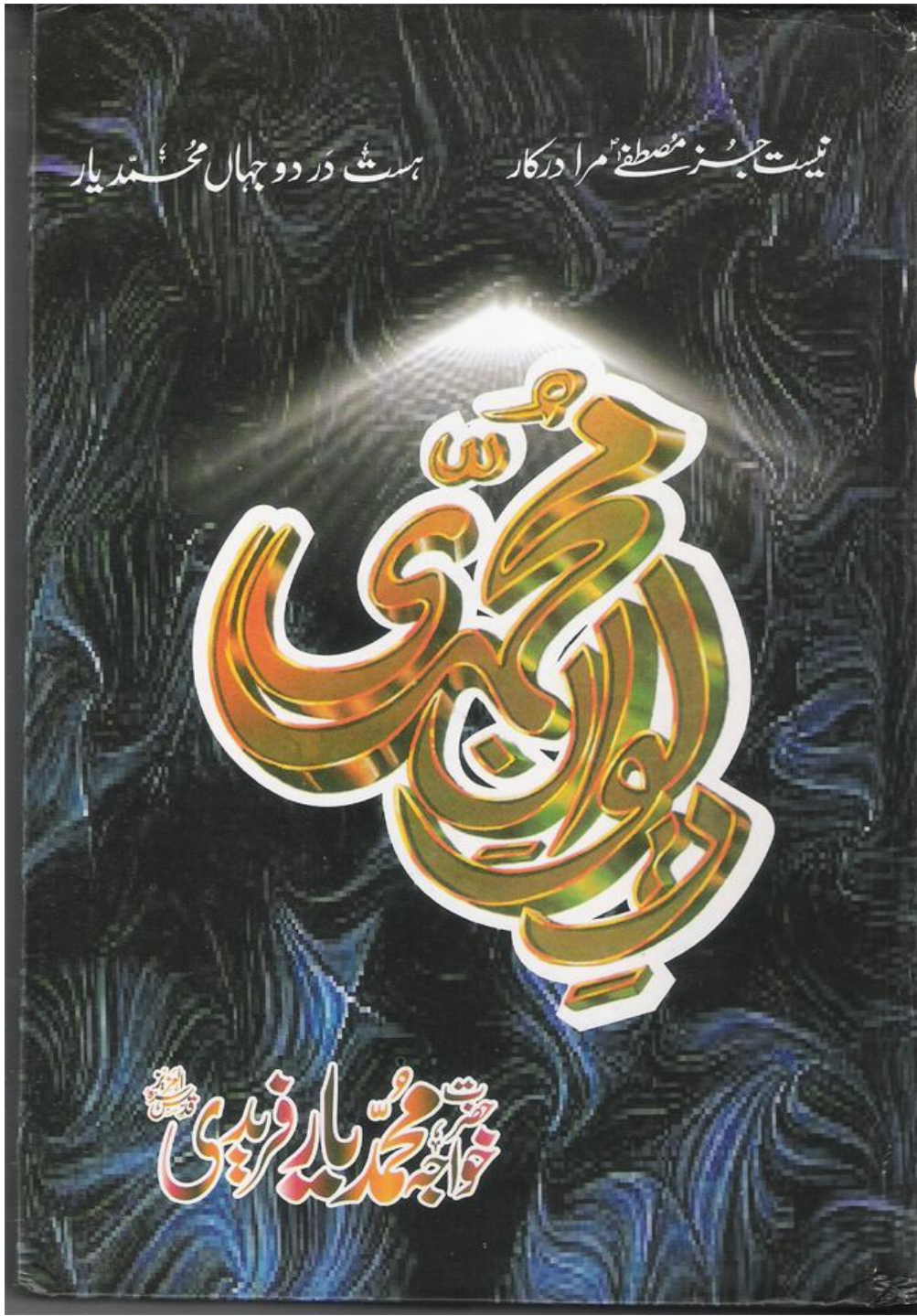
بلاشبہ خواجہ محمد یارؒ کو قدرت نے پوری فیاضی سے یہ نگاہ عطا کی تھی۔ آپ نے آبائی علاقے کے علاوہ لاہور، امرتسر جالندھر، فیروز پور، پٹیالہ، لدھیانہ کے علاقوں کو اپنی تبلیغ اور رشد کا مرکز بنایا ان علاقوں میں ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ایک محفل میں آپ کو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی موجودگی میں منبر نبوی پر بٹھایا گیا ایک عاشق رسولؐ کی اس سے بڑی خواہش اور کیا ہو سکتی ہے کہ سامنے بھی اپنے وقت کا نامور عالم، شیخ طریقت اور بلند مرتبہ عاشق رسولؐ ہو جو علم و معرفت کی تمام لطافتوں اور باریکیوں کو نہ صرف سمجھتا ہو بلکہ خود اس راہ کا راہی ہو، خواجہ محمد یارؒ نے اپنا مخصوص خطبہ شروع کیا تو فاضل بریلوی نے اٹھ کر آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا اور فرمایا ''سر آمد واعظین پنجاب'' سوء اتفاق مسلسل سفر اور وعظ تقاریر کی وجہ سے آپ کا گلا جواب دے گیا اور خطبے سے آگے آپ ایک لفظ نہ کہہ سکے مگر آپ کو ساری عمر اس کا افسوس رہا۔

راقم السطور کے والد گرامی حضرت شاہ مغفور القادریؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ خواجہ محمد یارؒ کی کوئی بات ایسی نہ ہوتی جس کے لیے کتاب و سنت میں مضبوط دلیل موجود نہ ہو۔ ان کے مطابق دوران وعظ آپ پر علم و معرفت کی ایسی پلٹ ہوتی جسے آمد کی بجائے واردات غیبی یا فیضان الٰہی کہنا زیادہ صحیح ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر محبت رسولؐ ہے کیا؟ میرے ناقص خیال میں بہترین انسان اخلاق و مکارم، محاسن و فضائل اور اعلیٰ اوصاف و اطوار ہی وہ چیزیں ہیں جنہیں ہر دور میں پوجا گیا ہے۔ ان کی نشر و اشاعت کی گئی ہے اور کی جانی چاہیے۔

شہادت گہ عالم میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ انسانی اوصاف و مکارم اور محامد و محاسن کا ایک ایسا کامل نمونہ ہیں جن کی نظیر تاریخ آج تک پیش نہیں کر سکی، آپ کی ذات گرامی سے محبت دراصل ان اوصاف جمیلہ اور اخلاق عالیہ سے

191

خرامِ ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
محمد مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
تو بے رنگی میں آ صورت مٹا مٹھن کی گلیوں میں

احد احمد ہے لیکن میم کے پردے میں آیا ہے
پہن کر یا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں
کہ میرا میٹھا میٹھا یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

مجھے گر یاد کرنا ہو تو یونہی یاد کر لینا
ہمارا اک محمد یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

201

صورتِ رحمان ہے تصویر میرے پیر کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی

کیا کہوں کس سے کہوں کہنے کی حاجت ہی نہیں
کھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیر کی

دیکھتے ہی مٹ گیا نقشِ خودی دِل سے میرے
راجم شیطان ہے تصویر میرے پیر کی

منکر دیدار کو اقرار ہوتا ہے نصیب
حجت و برہان ہے تصویر میرے پیر کی

کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر!
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

کیا عجب جذاب ہے زلفِ مسلسل آپ کی
وحشیوں کی جان ہے زنجیر میرے پیر کی

جن و انسان و ملک حور و فلک سجدہ میں ہیں
بس خلافت ہو چکی تحریر میرے پیر کی

متفق ہیں کافر و مسلم فریدالدین میں
کیا نرالی شان ہے تسخیر میرے پیر کی

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

103

شہِ ملکِ قضا ایں جا حبیبِ کبریا ایں جا
معین وقطب دیں ایں جا فرید وفخر و ناز ایں جا

علاجِ لا علاج ایں جاشہِ نازک مزاج ایں جا
کریم ابن الکریم ومخزنِ توحید و راز ایں جا

بیادر کوٹ مٹھن تا رُخِ خیرُ الوریٰ بینی
کہ در شکل فرید آمد شہنشاہِ حجاز ایں جا

چہ گویم شان شاہِ فیض احمد رانمید انی
کہ شاہنشاہِ خوباں پاکداماں پاکباز ایں جا

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

211

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے
ہمیں سجدے روا ہیں خواجۂ اجمیر کے در کے

یہ ہر دم کہہ رہے ہیں در پہ تختے سنگِ مرمر کے
کہ پھر مرتے نہیں جو جی اُٹھے اس در پہ مَر مَر کے

یہ سنگ در ہے یا مظہر ہے حسن لایزالی کا
کہ لاکھوں مہ جبیں ہیں جبہ سا اس پاک پتھر کے

عجب میخانہ دیکھا اس شہِ اجمیر کے در پر
کہ ساقی بے تمنا دے رہا ہے جام بھر بھر کے

وہ قد قامت کہ قد قامت صلوٰۃ آمد تعالیٰ اللہ
جھکے یاں آن کر سر قمری و سرو صنوبر کے

یہ کیا گرمیِ خورشید شہِ اجمیر ہے یارب!
کہ چشمے کھل رہے ہیں چشم نابینائے شپّر کے

وہ بت ہے بت شکن اپنا کہ جس کے زورِ ایماں سے
بتوں کے سر جھکے مسجد بنے بتخانے آذر کے

کجا لفظِ ثنائے ما، کجا شانِ خدائے ما
ثنا خوانوں میں گنوایا ہے نام اپنا ثنا کر کے

خزاں کو اس گلستاں میں امان ہرگز نہیں ملتی
گُلِ احمر سے بُلبل بے خطر لے جام احمر کے

جسم ما را جان مولانا فرید — جان را جانان مولانا فرید

معجزِ فرقان مولانا فرید — معنیِ قرآن مولانا فرید

دیدنش دیدارِ حق بالاتفاق — صورتِ رحمان مولانا فرید

زندگی بخشِ جہانِ مردگاں — چشمۂ حیوان مولانا فرید

ہر کسے دارد تمنائے رُخش — یوسفِ ذیشان مولانا فرید

جن و انسان و ملک در روزِ حشر — دست در دامان مولانا فرید

فخرمی دارد بفقرش مصطفےٰ — فقر را برہان مولانا فرید

کو چہ اش را گر منیٰ گویم رواست — عارفاں قربانِ مولانا فرید

قطبِ اقطاب ست و غوثِ جزو و کل — خاتمِ ہر شان مولانا فرید

انبیاء را غبطہ از ذاتِ تو — اولیاء حیرانِ مولانا فرید

مصطفےٰ از شوق او در گریۂ — خسرو خوبان مولانا فرید

ہر کہ دیدش گفت سبحان الذی — مظہرِ سبحان مولانا فرید

از آسماں آمد ندا در گوشِ من — ما ہمہ غلمانِ مولانا فرید

چوں علی المرتضیٰ دارد یقین — مصطفےٰ را جان مولانا فرید

ہمچو سلطان المشائخ بے خلاف — بر ہمہ سلطان مولانا فرید

ذرۂ را می کند خورشیدِ وقت — جنبشِ دامانِ مولانا فرید